بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

08: مقدمے کا مختصر سا خلاصہ

کن سلفیاً علی الجادۃ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔فضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام ابن سالم السحیمی حفظہ اللہ نے اس پیارے رسالے کا پیارا مقدمہ لکھا ہے اور ہم نے ابھی صرف مقدمے تک ہی بات کی ہے۔

آج کی نشست میں شیخ صاحب نے جو مقدمہ لکھا ہے اس مقدمے کا مختصر سا خلاصہ بیان کرتے ہیں، بھائیوں بہنوں سے اور حاضرین وسامعین سے گزارش ہے کہ تھوڑی سی توجہ کے ساتھ میرے ساتھ چلتے رہیں یہ باتیں پہلے ہم پڑھ چکے ہیں صرف یاددہانی کے لیے،اور جو ساتھی پچھلے دروس میں موجود نہیں تھے تاکہ وہ بھی اس خلاصے کو سننے کے بعد جو چیزیں ان کی رہ گئی ہیں وہ بھی اپنی ان ناقص چیزوں کو مکمل کر لیں،تو اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتے ہیں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ''۔پہلے نمبر پر شیخ صاحب نے بیان کیا ہے کہ:

1- شیخ صاحب نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت للعالمین ہیں،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ﴾(الانبیاء:107)

2-اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سب سے بہترین امت ہے اور اس امت کی بہتری اس کے اعتدال میں ہے،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدًا﴾(البقرۃ:143)

3-دین اسلام کی بڑی خوبیوں میں سے وسطیت یعنی میانہ روی اور عدل وانصاف ہے۔

دین اسلام کی بڑی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ یہ دین وسطیت یعنی میانہ روی اور عدل وانصاف کا دین ہے۔

4-دین اسلام کی اس وسطیت (یعنی میانہ روی) اور عدل وانصاف کا اہل اسلام میں سے اہل سنت والجماعت نے بہترین کردار ادا کیا۔وہ کیسے؟ان کا نصب العین قرآن ہے، صحیح حدیث ہے اور صحابہ کرام اور سلف کی سمجھ ہے، یہ ان کا نصب العین ہے ساری زندگی ان ہی تین چیزوں پر گزاری ہے قرآن ہے صحیح حدیث ہے، صحابہ اور سلف کی سمجھ ہے۔

5-دین اسلام کی صحیح نمائندگی ہر معاملے میں اہل سنت والجماعت نے ہی کی ہے۔

6-اہل سنت والجماعت واحد گروہ ہے جس نے اتباع کا حق ادا کیا۔

7-اس امت کے فرقوں میں سے سب فرقوں میں سے بہترین فرقہ اہل سنت والجماعت ہے اسی جماعت کے تعلق سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي"۔اور دوسری حدیث میں "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ" إلى آخر الحديث۔

یعنی طائفۃ المنصورۃ، فرقۃ الناجیۃ اِن دونوں احادیث سے یہ دونوں نام ہمیں ملتے ہیں۔

"عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" الفرقۃ الناجیۃ ہے۔ تہتّر فرقے ہیں ایک جنت میں جائے گا، فرقۃ الناجیۃ جہنم کے عذاب سے نجات پانے والا فرقہ ایک ہی ہے۔

اور "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ" (آخر تک) اس حدیث سے کیا ملتا ہے ہمیں؟ "الطائفۃ المنصورۃ" جس کی نصرت اور تائید اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔

8-جب یہ خوبیاں موجود ہیں اہل سنت والجماعت میں تو اہل سنت والجماعت ہیں کون؟ "هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم التابعون لهم بإحسان ومن سار على منهجهم وسلك طريقتهم إلى يوم الدين" یہ لوگ ہیں صحابہ کرام ہیں، تابعین ہیں اور ہر وہ شخص جو ان کی اتباع کرتا ہے احسان کے ساتھ تا قیامت، یہ اہل سنت والجماعت ہے۔

9-یہ نام اہل سنت والجماعت کب وجود میں آیا؟

پہلی ہی صدی میں صحابہ کرام کے زمانے میں جیساکہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورۃ آل عمران کی آیت ﴿يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ﴾ (آل عمران:106) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس دن سفید چمک دار چہرے ہوں گے اہل سنت والجماعت کے، اور کالے سیاہ چہرے ہوں گے اہل بدعت اور فُرقے کے۔

تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کے زمانے میں ہی یہ نام یہ لقب موجود تھا اہل سنت والجماعت۔

اور امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے جیسا کہ مقدمہ صحیح مسلم میں فرماتے ہیں کہ پہلے ہم روایت سب سے لے لیا کرتے تھے جب اہل بدعت کا ظہور ہوا تو ہم نے پھر لوگوں سے پوچھا کہ تمہاری سند کیا ہے کون کون راوی ہیں؟ جو اہل سنت والجماعت میں سے ہوتے تو ان کی روایت قبول کر لیتے تھے اور جو اہل بدعت میں سے ہوتے تھے ان کی روایت رَد کر دی جاتی تھی۔

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب ہوئی؟ سن 110 ہجری میں بہترین زمانے میں اور امام ابن سیرین من سادات التابعین ہیں (کبار التابعین میں سے ہیں)۔

10- یہ نام اہل سنت والجماعت کیوں وجود میں آیا؟

جب اہل بدعت کا ظہور ہوا تو پھر اہل سنت کا نام بھی وجود میں آیا، جب تک اہل بدعت نہیں تھے تو یہ نام بھی نہیں تھا صرف مسلمان تھے۔

آج لوگ کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہو، ہم یہ کہتے ہیں کہ اہل بدعت اپنی بدعت کو چھوڑ دیں یہ جو نئے نئے فرقے نکلے ہیں اپنے نئے نئے نام رکھے ہوئے ہیں اور سب اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں آج یہ سارے کے سارے واپس چلیں اسی بہترین زمانے کی طرف جب صرف مسلمان تھے کوئی بدعتی نہیں تھا تو آج ہم بھی اپنے آپ کو اہل حدیث، یا اہل سنت والجماعت یا سلفی نہیں کہیں گے لیکن جب تک یہ اہل بدعت موجود ہیں تب تک یہ نام جیسا کہ فرقے موجود ہیں تو یہ نام بھی موجود رہیں گے۔

کیوں وجود میں آیا یہ نام؟ اہل بدعت کی وجہ سے آیا جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کے قول میں اور امام ابن سیرین (رحمہ اللہ) کے اس قول میں وضاحت ہوئی ہے۔

11- سلفی نام کی کیا ضرورت تھی؟ چلو اہل سنت والجماعت تک تو ہم مان لیتے ہیں اب سلفی کہاں سے آگیا؟

جب اہل سنت والجماعت میں سے بعض ایسے لوگوں نے اپنے اپنے نئے طور طریقے اور منہج بنا لیے اور اپنے آپ کو اہل سنت یا سنّی ہی کہتے رہے جو روافض (الشیعۃ) کی ضد میں ہیں (ہیں بدعتی لیکن اپنے آپ کو سنّی کہتے تھے کیونکہ وہ شیعہ نہیں تھے یا رافضی نہیں تھے) جب ایسے لوگ وجود میں آئے اور اپنے آپ کو سنّی کہتے تھے اہل سنت والجماعت میں سے ہی کہتے تھے جیسا کہ آج بریلوی اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت یا سنّی کہتے ہیں دور حاضر میں آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں محسوس کر سکتے ہیں ایسے لوگوں کو جو اپنے آپ کو صرف سنّی ہی کہتے ہیں (بریلوی نہیں کہتے بریلوی ہم کہتے ہیں وہ لوگ اپنے آپ کو سنّی کہتے ہیں) تو اپنے آپ کو ان لوگوں سے نمایاں کرنے کے لیے ہم نے کہا کہ ہم سلفی ہیں۔

12- سلفی کون ہے؟

سلفی وہ ہیں جن کی نسبت صحابہ کرام اور سلف صالحین کی طرف ہے۔ سلفی کون ہے (سلف اور یا نسب ہے)؟ گزرے ہوئے اچھے لوگ سلف صالحین،اور ہمارے گزرے ہوئے اچھے لوگ دینی اعتبار سے صحابہ کرام ہیں،اور تابعین ہیں اور اتباع التابعین ہیں، بہترین تین زمانے کے لوگ ہیں جن کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد میں آنے والا زمانہ پھر اس کے بعد میں آنے والا زمانہ۔

13- صحابہ اور سلف کی اتباع کیوں ضروری ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَّاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَيَّ﴾ (لقمان:15)

(اور اتباع کرو اس کے راستے کی جو میری طرف انابت کرتا ہے)

اور امام ابن القیم رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں"وكل من الصحابة منيب إلى الله"(صحابہ کرام سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کی طرف انابت کرنے والے ہیں)"فيجب إتباع سبيله"(پس واجب ہے کہ ان کے راستے کی اتباع کی جائے)۔

14- کیا سلفی نام صحیح ہے بدعت کیوں نہیں ہے؟ جیسے کہ دوسرے گروہ نکلے ہیں اور ہم کہتے ہیں بدعتی گروہ ہیں سارے تو سلفی نام بدعت کیوں نہیں ہے؟

یہ نام بالکل صحیح ہے لغت کے اعتبار سے اور شرع کے اعتبار سے بھی۔

لغت کے اعتبار سے کیوں صحیح ہے ؟ کیونکہ سلف " گزرے ہوئے اچھے لوگ "اور یا یہ نسب ہے کہ سلف کی اتباع کرنے والوں کو سلفی کہا جاتا ہے اور سلف کی اتباع کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

اور شرعاً بھی ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان کی اتباع کریں اور گزرے ہوئے لوگ ہمارے سلف ہیں اور جو ان کی اتباع کرتا ہے ان کو سلفی کہا جاتا ہے اور جیسا کہ اہل سنت والجماعت یہ نام موجود ہے اور یہ صحیح اور درست ہے اُسی طریقے سے بالکل سلفی نام بھی موجود ہے اور درست ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، دونوں مصطلح ایک جیسے ہیں کیونکہ دونوں کا مفہوم دونوں کی بنیاد ایک ہے۔

اہل سنت والجماعت کون ہیں ؟

ہر وہ شخص جو قرآن مجید اور صحیح حدیث کو سمجھتا ہے صحابہ کرام اور سلف کی سمجھ کے مطابق یہ اہل سنت

والجماعت ہے۔ان کا دوسرا نام اب کیا ہے ؟ سلف ہے "السّلفیون "۔الطائفۃ المنصورۃ اور الفرقۃ الناجیۃ بھی گزر چکا ہے تو یہ تین، چار نام جتنے بھی ہیں جب بنیاد ایک ہے صرف ناموں کا فرق ہے ٹائٹل کا فرق ہے بنیاد ایک ہے منہج ایک ہے، عقیدہ ایک ہے طریقہ ایک ہے تو پھر نام کے فرق سے کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جیسا کہ کوئی شخص ہے اس کا نام عبد اللہ ہے اُس کے بیٹے کا نام اوّاب ہے تو ابو اوّاب اور عبد اللہ میں کوئی فرق ہے ؟ کوئی فرق نہیں ہے وہی عبد اللہ ہے وہی ابو اوّاب ہے اور وہی ہندی ہے جتنے بھی آپ لقب دیں اس کو تو ایک ہی شخص کے تین چار نام ہیں شخص ایک ہی ہے۔

15-سلف کی طرف نسبت سلفی کہلانے کا کیا حکم ہے؟

جیسا کہ ابھی میں نے ذکر کیا ہے کہ سلف کے منہج کی اتباع کرنا واجب ہے اور سلف کی طرف نسبت کرنا جائز ہے اور مستحب ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو سلفی کہتا ہے اس کے لیے جائز ہے کہنا لیکن منہج کی اتباع کرنا منہج پر قائم رہنا یہ فرض ہے یہ واجب ہے۔

16-امت کے عظیم علماء کی دعوت کیا تھی اور نسبت کیا تھی جیسا کہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، ابن خزیمہ، ابن أبی عاصم، أصبہانی، آجری، وغیر ھم؟ امت کے بہترین علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے دعوت کیا تھی ان کی؟ قرآن، صحیح حدیث اور فہم سلف یہ دعوت تھی ان کی۔ اور اِن کی نسبت کیا تھی؟ سلفی علماء۔

جو سلف کی اتباع کرنے والے ہیں ان کو سلفی کہا جاتا ہے اور ان کی دعوت کو دعوۃ السلفیۃ کہا جاتا ہے۔ دعوت کا نام کیا ہے؟ الدعوۃ السلفیۃ۔ وہ کون ہیں؟ سلفی ہیں۔

17-کیا یہ دعوت اور نسبت حزبیت اور گروہ بندی ہے؟ دوسروں کو تو ہم کہتے ہیں کہ یہ ساری کی ساری گروہ بندیاں اور حزبیت ہے، جتنے بھی امت میں گروہ نکلے ہیں وہ سارے کے سارے احزاب ہیں اور باطل فرقے ہیں تو پھر یہ بھی تو فرقہ ہے یہ باطل کیوں نہیں ہے یہ حزب کیوں نہیں ہے؟

اس کے جواب میں یاد رکھیں کسی بھی حزب جو گروہ بنائے جاتے ہیں اور اس جماعت اہل سنت والجماعت میں سے خارج ہو جاتے ہیں اس کی تین نشانیاں ہیں کون سی نشانیاں ہیں؟

۱-پہلی نشانی کہ اس کی تاریخ ہے ابتداء ہے۔

۲-اس کا بانی ہے امیر ہے جس نے اس کو بنایا ہے اور اس کی طرف نسبت بھی ہوتی ہے بعض اوقات۔

۳-الولاء والبراء دوستی اور دشمنی تعصب اسی حزب کے لیے ہوتا ہے دین کے لیے نہیں۔

تو الفرقۃ الناجیۃ یہ ایسا حزب کیوں نہیں ہے باطل حزبوں جیسا کیوں نہیں ہے:

۱-تاریخ کوئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک؟

۲-کوئی ایک امیر یا کوئی بانی کا نام جانتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی ہے؟

۳-ان کی دوستی اور دشمنی یا حمیت یا تعصب کچھ بھی کہہ لیں آپ دین کے لیے ہے یا شخصیت کے لیے ہے؟ قرآن، صحیح حدیث اور فہم سلف بنیاد ہے عقیدے کے لیے، منہج کے لیے، دین اسلام کے لیے، دینی حمیت ہے شخصی حمیت نہیں ہے کسی کی۔ وہ کیسے؟ اگر کسی اہل سنت والجماعت یا سلفی عالم سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو اس غلطی کی نشاندہی کی جاتی ہے اسے منّ وعن تسلیم نہیں کیا جاتا آنکھیں بند کر کے تسلیم نہیں کیا جاتا کیونکہ ہمارا عالم ہے ہم نے اس کو مان لیا ہے اگرچہ قرآن اور سنت کے مخالف ہے، نہیں! نشاندہی کی جاتی ہے۔

اور اس عالم کا حق یہ ہے کہ اسے ادب کے دائرے میں اگر زندہ ہے تو نصیحت کی جاتی ہے سمجھایا جاتا ہے، اس کی غلطی کو غلطی تسلیم کیا جاتا ہے اور اس غلطی کو بتایا بھی جاتا ہے لوگوں کو کہ یہ غلط ہے یہاں پر ہمارے

اس عالم سے اجتہادی غلطی ہوئی ہے۔وہ مجتہد عالم ہے اس کو اجتہاد کا ایک اُجر ملے گا لیکن جو لوگ اتباع کر رہے ہیں اس غلطی کی ان کو اُجر ملے گا کیا؟ نہیں، وہ جرم دار ہیں۔اور اگر وہ وفات پا چکا ہے تو پھر اس کے لیے دعائے رحمت بھی کی جاتی ہے اور اس غلطی کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ اگر مر گیا ہے اور اس کا علم ابھی باقی ہے تو لوگ اس کی غلطی کو لیتے رہیں اس غلطی پر عمل کرتے رہیں اور پکڑا سی کی ہو۔

18- کیا سعودی عرب حنبلی مقلد ہیں یا سلفی ہیں؟

اس کے جواب میں ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود رحمہ اللہ نے اپنے خطاب میں جو ذوالحجہ سن 1365 ہجری میں انہوں نے خطبہ دیا تھا اس میں انہوں نے کہا:

"إنني رجل سلفي و عقيدتي هي السلفية التي أمشي بمقتضاها على الكتاب والسنة" (میں سلفی ہوں، میرا عقیدہ بھی سلفی عقیدہ ہے اور میں کتاب اور سنت پر چلنے والا شخص ہوں (اس سلفیت کے مطابق قرآن اور سنت کے احکامات کے مطابق میں چلنے والا شخص ہوں))۔

کوئی شخص خود اپنی زبان سے وضاحت کرے اب پھر کسی اور شخص کی بات سننے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

19- اگر سعودی عرب سلفی ہیں تو پھر چاروں مذاہب کیوں پڑھائے جاتے ہیں صرف ایک کیوں نہیں پڑھایا جاتا؟

اسی اعتراض میں ہی جواب ہے کہ اگر حنبلی ہوتے تو پھر ایک ہی مذہب پڑھایا جاتا۔ نہیں! چار مذاہب پڑھانے کی وجہ یہی ہے کہ یہ ہیں سلفی اس لیے کہ امام ابو حنیفہ کے پاس حق ہے تو وہ لے لیا جاتا ہے، امام مالک کے پاس حق ہے تو وہ لے لیا جاتا ہے اور امام شافعی یا امام احمد بن حنبل (رحمہااللہ) کے پاس حق ہے تو وہ لے لیا جاتا ہے۔ حق کو لے لیا جاتا ہے شخص کو نہیں دیکھا جاتا، یہ سب علماء اہل سنت والجماعت کے علماء ہیں جہاں پر ان سے غلطی ہوئی اجتہادی غلطی تصور کر کے ان کے لیے دعا بھی کرتے ہیں اور ان کی غلطی تسلیم نہیں کرتے اور جہاں پر ان کی بات حق ہے قرآن اور سنت کے مطابق ہے تو وہ لے لیا جاتا ہے یہ نہیں کہا جاتا کیونکہ امام احمد بن حنبل کا قول ہے ہم نہیں لیتے، نہیں! اور اسی کا نام سلفیت ہے کہ ہمارا ایک رہنما نہیں ہے ہمارے سارے کے سارے سلف رہنما ہیں۔

اور چار صرف اس لیے ہیں پانچ چھ نہیں ہیں کیونکہ مشہور و معروف یہی چار مذاہب ہیں اگر دس ہوتے تو پھر دس بھی پڑھائے جاتے لیکن کیونکہ اہل سنت والجماعت کے یہ چار مذاہب معروف ہیں تو چار ہی پڑھائے جاتے ہیں لیکن جب یہ مذاہب پڑھائے جاتے ہیں تو یہ بھی بتایا جاتا ہے جو پڑھانے والے استاد ہیں یہ بتاتے رہتے ہیں نشاندہی کرتے رہتے ہیں کہ کہاں پر کون سی غلطی ہوئی ہے ادب کے دائرے میں رہ کر اور اس غلطی کی تصیح بھی ہوتی ہے، اگر کوئی شخص ہٹ دھرمی کی وجہ سے نہیں چھوڑنا چاہتا تعصب کرتا ہے یا اندھی تقلید کرنا چاہتا ہے وہ جانے اور اس کا ربّ جانے، سلف صالحین میں اندھی تقلید کا کوئی بھی چیپٹر آپ کو نہیں ملے گا کہ اندھی تقلید کی جاتی ہے یا صرف ایک امام کے قول کو لیا جاتا ہے، ہر گز نہیں! اور اسی کا نام سلفیت ہے۔

20-اگر یہ دعوت حق ہے اور یہ نسبت حق ہے (یعنی دعوۃ السلفیۃ اگر حق ہے اور سلفی نسبت بھی حق ہے) تو پھر اکثر لوگ اس سے متنفر کیوں ہیں؟

اس کے جواب میں شیخ صاحب فرماتے ہیں کیونکہ لوگوں کو غلط طریقے سے جھوٹ باندھا گیا ہے تہمتیں لگائی ہیں اس جماعت کے تعلق سے خاص طور پر جو سیاسی رہنما ہیں یا جو ویسٹرن رائٹرز (Western writers) ہیں مغربی دانشور لوگ جن کو لوگ دانشور سمجھتے ہیں، یا بعض جو اخباروں کے ایڈیٹرز ہیں جو دین اسلام کے دشمن ہیں جن کے پیچھے یہودیت اور دین کے دشمن سارے کے سارے کھڑے ہیں وہ ظلم اور افتراء اور جھوٹ باندھنے سے باز نہیں آئے اور انہوں نے ایسی چیزیں، ایسی تہمتیں لگائیں اس جماعت حق پر بغیر ثبوت کے بغیر دلیل کے، اِن کے بارے میں کبھی کہتے ہیں یہ وہابی ہیں، کبھی کہتے ہیں یہ دہشت گرد ہیں، کبھی کہتے ہیں یہ کافروں سے دوستی رکھنے والے ہیں، کبھی کہتے ہیں یہ متعصب ہیں، کبھی کہتے ہیں یہ متطرف ہیں، کبھی کہتے ہیں یہ ایکسٹریمسٹ (extremist) ہیں، مختلف نام مختلف القاب دیئے اور عوام الناس اور جاہل لوگوں نے یہ سمجھا کہ واقعی یہ باتیں سچی ہیں یہ حق باتیں ہیں۔

اور کبھی یہ کہتے ہیں یہ خوارج ہیں تہمت لگادی جاتی ہے جیسا کہ بعض صوفیوں کی کتابوں میں آپ دیکھتے ہیں انہوں نے کھلم کھلا کہا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب (رحمۃ اللہ علیہ) خارجی تھے۔ جیسا کہ المھند علی المفند عقائد علماء دیوبند میں یہ سوال کیا گیا ہے کہ آپ کیا کہتے ہیں محمد بن عبد الوہاب کے بارے میں؟ واضح لکھا ہے کہتا ہے کہ وہ خارجی تھے مسلمانوں کی تکفیر کیا کرتے تھے۔

یہ عوام الناس اپنے ان رہنماؤں کی اپنے ان علماؤں کی کتابیں پڑھتے ہیں تو پھر ان کے دل میں سوائے دوری کے بغض اور نفرت کے باقی کیا رہتا ہے!

تو یہ سارے کا سارا بہتان ہے شیخ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی کتابیں موجود ہیں ان کا علم الحمد للہ محفوظ ہے۔ دیکھیں، دکھائیں اللہ تعالیٰ کے لیے یہ ثابت کریں جو آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ کہاں پر تکفیر کی ہے اور کس انداز سے بات کی ہے۔ شیخ صاحب کا رسالہ چھوٹا سا پیارا رسالہ ہے نواقض اسلام اس میں انہوں نے نواقض اسلام کی تشریح کی ہے یعنی ایک صفحے میں پورا آجاتا ہے تقریباً۔ دس نواقض بیان کیے ہیں ان میں بھی وہ یہ کہتے ہیں کہ حجت قائم کی جاتی ہے اور فرق ہے کہ مطلقاً تکفیر کسی کی کرنا یا کسی شخص کی بعینہ تکفیر کرنا، حجت قائم کرنا کیا ہوتا ہے، واضح طریقے سے تکفیر کے اصول اور ضوابط کی بنیاد پر تکفیر کیا جاتی ہے (ورنہ جو تکفیر نہیں کرتے پھر تو وہ مرجئی ہیں)۔

اہل سنت والجماعت کا یہ طریقہ ہے کہ تکفیر تو کی جاتی ہے اس کے شروط وضوابط ہیں شرعیہ، بغیر شرطوں کے کسی پر بھی کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے اور یہ صرف علماء کا ہی کام ہے یہ عوام الناس یا طلاب علم کا کام نہیں ہے کہ کسی شخص یا گروہ پر کوئی کفر کا فتویٰ لگائے۔

الغرض، یہ ہمارا موضوع نہیں ہے لیکن تکفیر کے اصول وضوابط ہیں جس نے اس موضوع کے تعلق سے کچھ مزید باتیں سننی ہیں تو درس موجود ہے تکفیر کے اصول وضوابط یا تکفیر کے شروط اور شرعی ضوابط، آپ یہ سن سکتے ہیں اس میں مختصر سی تفصیل موجود ہے۔

21-اس غلط فہمی، ظلم اور بہتان کے کیا اسباب ہیں لوگوں نے اس حق دعوت کو کیوں غلط سمجھا ہے؟

ان اسباب میں سے بعض اسباب کا ذکر شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے کیا ہے:

۱-ایسی جماعتیں موجود ہیں جو ہیں تو حزبی جماعتیں دور حاضر میں جو خوارج کی فکر سے متاثر ہوئی ہیں اور وہ اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں تو جب لوگ ان کو دیکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں یہ سلفی ہے تو پھر تہمت پوری جماعت پر آجاتی ہے اور عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ واقعی یہ سلفی ہیں جو دہشت گردی کر رہے ہیں اور بم بلاسٹنگ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔

اور واللہ! سلفی اور سلفیت ان سے برَی ہیں، میں قسم کھا رہا ہوں یہ کوئی سلفیت نہیں ہے اور کوئی دعوۃ السلفیۃ نہیں ہے یہ لوگوں کی اپنی اپنی خواہشات ہیں جو اس چھتری کے نیچے چھپنے کے لیے آنے کے لیے صرف اس نام کو استعمال کرتے ہیں۔

۲-بعض ایسے لوگ ہیں جو سلفیت کے اسپوکس مین(Spokesman) بنے ہوئے ہیں اور حقیقت میں سلفیت کا کوئی تعلق ہی نہیں ان سے، حزبی ہیں حزبیت کی دلدل میں غرق ہیں لیکن وہ اپنے آپ کو یوں ظاہر کرتے ہیں جیسا کہ یہی سلفی ہیں امت میں اور کوئی ہے ہی نہیں۔

۳-بعض ایسی جماعتیں موجود ہیں جو اپنے آپ کو سلفی جہادی جماعتیں کہتی ہیں اور سلفی ان سے بھی برَی ہیں کیونکہ جہاد عبادت ہے جیسا کہ نماز عبادت ہے جیسا کہ نماز نبوی پڑھنا فرض اور لازم ہے اسی طریقے سے جہاد نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی کرنا فرض اور لازم ہے۔

22-اس غلط فہمی اور ظلم کا کیا علاج ہے کیا حل ہے ؟

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے اس کے حل میں تین چیزیں بتائی ہیں اور اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے تین طریقے ہیں:

۱-جو چیز دین اسلام میں داخل کر دی گئی ہے اور حق اور باطل کو خلط ملط کر دیا گیا ہے ان چیزوں کی نشاندہی کرنا، پتہ لگانا کہ کیا چیز اس پاک دین میں داخل ہوئی ہے اور ان کی نشاندہی کرنا تا کہ پتہ لگایا جا سکے کہ کون سی چیز شریعت کی ہے اور کون سی چیز باہر سے آئی ہے۔اس ملاوٹ کو ختم کرنے سے پہلے دیکھنا ہے اور ماننا ہے کہ یہ ملاوٹ ہے سمجھنا ہے جاننا ہے کہ یہ ملاوٹ ہے اور بغیر جاننے کے نشاندہی کے آپ کس طریقے سے اسے پاک کر سکتے ہیں۔

۲-اسلام کو اس ملاوٹ سے پاک کرنا(دین اسلام میں جس ملاوٹ کی نشاندہی کر دی ہے اب اسے پاک کرنا نکالنا ہے)۔

۳- صحیح دین اسلام کی حفاظت کرنا۔

یہ طریقہ ہے اور یہ علاج ہے اس غلط فہمی کا جو تہمتیں لگائی گئی ہیں ان تہمتوں کی نشاندہی کرنا کہ کون کون سی تہمتیں ہیں پھر اُن کا جواب دینا اُن کا رد کرنا اور یہ صرف تہمت کی بات میں کر رہا ہوں دین اسلام میں جو چیز بھی ملا دی گئی ہے جو بھی ملاوٹیں ہیں چاہے وہ اس جماعت کے خلاف ہیں یا پورے مکمل دین اسلام کے خلاف باتیں ہیں ان کی نشاندہی کرنا،ان کو الگ الگ کرنا پھر ان کا ازالہ کرنا، پاک کرنا اور پھر مضبوطی سے

اس دین کی حفاظت کرنا اور اس جماعت کی حفاظت کرنا اور یہ چیز ممکن نہیں ہے جب تک کہ علم حاصل نہ کیا جائے اور علم کا نام ہے قرآن، صحیح حدیث صحابہ اور سلف کی سمجھ کے مطابق۔

جب تک آپ اس راستے کو نہیں اختیار کرتے اس وقت تک نہ تو آپ کسی ملاوٹ کو ملاوٹ سمجھ سکتے ہیں کوئی ملاوٹ آپ کو نظر نہیں آئے گی سب آپ کو حق نظر آئے گا۔ جو قرآن اور صحیح حدیث سے غافل ہے اور فہم سلف سے غافل ہے اسے کیا پتہ لگے گا کہاں سے پتہ لگے کہ کیا حق ہے اور کیا باطل ہے اسے تو دین کی ہر بات حق نظر آئے گی نا۔

تو ان تین چیزوں پر اگر عمل کرنا ہے، باطل کی نشاندہی، پھر اس کو پاک کرنا ہے، پھر اس دین کی حفاظت کرنی ہے تو ایک ہی راستہ ہے" قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بفهم السلف الصالح "۔

23- مخالفین اس علاج کو نہیں مانتے تو ہم کیا کریں؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء:59)

واپسی ہے قرآن اور حدیث کی طرف جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اختلاف ہوا اختلاف ہوتا رہتا ہے، اختلاف ہوا ہے اب اس اختلاف کو دور کرنے لیے ہمارے پاس ترازو ہے اس ترازو پر تولتے ہیں اپنی باتوں کو اور آپ لوگوں کی باتوں کو، جو حق ہے وہ لے لیتے ہیں جو باطل ہے چھوڑ دیتے ہیں۔

24-اگراختلاف کی صورت میں واپسی قرآن اور سنت کی طرف نہیں ہوگی تو پھر کیا خرابی ہے کیا ہوگا؟

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾

(النساء:115)

جہنم ہے وساءت مصیرا ہے۔ پہلے مشاقت ہو گی، پھر جہنم ہے، پھر عظیم خیر سے محرومی ہے السّابقون الاوّلون کی آیت کریمہ میں اور پھر بدعت اور گمراہی کی دلدل میں غرق ہونا ہے اور سب سے بڑا عذاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے حاضرین وسامعین کو (آمین)) یہ عذاب ہے کہ کوئی شخص بدعت میں مبتلا ہو اس سے توبہ نہ کرے بدعت پر ہی موت آجائے اسے (اسے توفیق ہی نہ ملے بدعت سے توبہ کرنے کی)۔

یہ سب سے بدترین عذاب ہے کہ اس کی زندگی لمبی ہوتی رہے عمر لمبی ہے اور بدعت میں وہ شخص ڈوب چکا ہے توبہ کی توفیق ہے نہیں اس کو حق سمجھ بیٹھا ہے اور اس کی موت بھی اسی بدعت پر ہو (نعوذ باللہ)۔

25-ہر گروہ تو قرآن اور سنت کی طرف اپنے اختلاف کو لوٹاتے ہوئے بھی اختلاف کر رہا ہے آخر آپ لوگوں کے مخالفین ہمیشہ کیوں غلط ہوتے ہیں اور آپ لوگ کیوں صحیح ہوتے ہیں؟

ہر گروہ دعویٰ کرتا ہے لوٹانے کا قرآن اور سنت کی طرف حقیقتاً گوٹاتے نہیں ہیں کیونکہ صحیح لوٹانا قرآن اور سنت کی طرف جو ہے اس میں کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا۔

اگر صحیح طریقے سے لوٹایا جائے قرآن اور سنت کی طرف اختلاف کی صورت میں تو پھر اختلاف ختم ہو جاتا ہے نالیکن جب غلط راستہ اختیار کیا جاتا ہے تب بھی اختلاف باقی رہتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ امت میں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم لوٹا رہے ہیں قرآن اور سنت کی طرف اکثر لوگ دعویدار ہیں۔

تو ہماری بات کیوں صحیح ہے؟

پہلی بات یہ ہے یہ بات کہنا کہ ہمیشہ ہماری بات صحیح ہے غلطی کا امکان بھی ہو سکتا ہے یہ بات درست ہے کہ غلطی کا امکان ہو سکتا ہے لیکن غلطی کا امکان ہونے میں اور غلط ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

یہ ثابت کریں کہ کہاں پر غلطی ہے ہم ماننے کے لیے تیار ہیں رجوع کرنے کے لیے تیار ہیں، ہم نے اپنے علماء سے ہمیشہ یہی سیکھا ہے کہ حق کے سامنے سر جھکا دو یہ نہ دیکھو کہ کس کی زبان سے حق نکل رہا ہے۔ اگر مخالف ہے دشمن ہے لیکن حق بات کر رہا ہے تو مخالف حق بات کر سکتا ہے؟ بالکل کر سکتا ہے یہ کس نے کہا ہے کہ جتنے بھی بدعتی گروہ ہیں وہ سو فیصدی باطل پر ہیں؟! نہیں، ان کی بعض چیزیں صحیح بھی ہیں جو صحیح چیزیں ہیں ہم کہتے ہیں کہ وہ صحیح ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صحیح چیز کے ہوتے ہوئے باطل پر غلط پر بھی خاموشی اختیار کریں یہ کس نے کہا ہے؟!

تو اس کا مطلب یہ ہوا جو لوگ قرآن اور سنت کی طرف رجوع کرتے ہوئے بھی اختلاف کر رہے ہیں وہ اپنے آپ کو تھوڑا سا دیکھ لیں کہ غلطی کہاں پر ہے اور یہ اختلاف ختم کیوں نہیں ہو رہا امت میں۔

26-اختلاف کی صورت میں قرآن اور سنت کی طرف لوٹانے کا صحیح اور حق طریقہ کیا ہے؟

جب طریقہ غلط ہے اس لیے اختلاف بھی موجود ہے اور رجوع بھی موجود ہے قرآن اور سنت کی طرف اس کا مطلب ہے کہ غلط طریقہ ہے نا۔ تو حق طریقہ کیا ہے پھر تاکہ ہمیں پتہ تو لگے کہ صحیح طریقہ کیا ہے؟ صحیح طریقہ ہے قرآن اور سنت کی صحیح سمجھ یہ صحیح ہے، جس نے صحیح سمجھا ہے قرآن اور سنت کو وہ پھر صحیح لوٹا بھی سکتا ہے جس نے سمجھا ہی غلط ہے شروع سے تو وہ صحیح لوٹا سکتا ہے واپس؟

دیکھیں آپ کی بنیاد اگر کمزور ہے اس پر آپ کیا عمارت قائم کریں گے اختلاف کو چھوڑ دیں آپ؟ اختلاف سے پہلے آپ کا عمل کیا وہ درست ہے؟ عمل کیوں درست نہیں ہے؟ کیونکہ بنیاد ہی غلط ہے بنیاد ہی کمزور ہے قرآن اور حدیث کو صحیح طریقے سے سمجھا ہی نہیں ہے۔

کس نے کہا کہ صحیح طریقے سے نہیں سمجھا؟ آپ لوگ خود کہتے ہیں اپنی کتابیں دیکھ لیں آپ، اپنے اماموں کے اقوال دیکھ لیں آپ کہ کہیں پر خواب نظر آتا ہے، کہیں پر کشف ہے، کہیں پر ذوق ہے، کہیں پر وجد ہے اور کہیں پر اندھی تقلید ہے، کہیں پر امام کا قول ہے ٹکرا رہا ہے حدیث سے تو حدیث کو چھوڑ دیں امام کا قول باقی رہے گا۔ موجود ہے کہ نہیں موجود؟!

اگر یہ مصیبتیں موجود ہیں تو پھر اختلاف کس طریقے سے ختم ہو گا! ختم کب ہو گا؟ جب صحیح طریقے سے رجوع ہو گا۔ رجوع صحیح طریقے سے کیسے ہو گا؟ جب صحیح فہم کی بنیاد پر رجوع ہو گا اور صحیح فہم کا مطلب ہے صحیح اتباع قرآن اور صحیح حدیث کی یعنی جب صحیح اتباع ہو گی قرآن اور صحیح حدیث کی تب یہ اختلاف بھی ختم ہو گا۔

27-قرآن اور سنت کی صحیح اور حق اتباع کا کیا حکم ہے؟ کیا حکم ہے واجب ہے کہ نہیں؟ فرض ہے واجب ہے۔

کس نے کہا واجب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سورۃ النساء میں ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا﴾ ۔ سورۃ البقرۃ کی آیت میں ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (البقرۃ:137) واضح آیت ہے۔

ہدایت کا صرف ایک ہی طریقہ ہے ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے صحابہ کرام جیسا ایمان جیسا کہ ان کا ایمان تھا پاک صاف اگر آپ کا ایمان اور عقیدہ ویسا ہی ہے پاک اور صاف ہے پھر تو تم ہدایت یافتہ ہوا گر نہیں ہو تو پھر تم گمراہ ہو اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

28-اس صحیح اتباع کا طریقہ کیا ہے اور نام کیا ہے؟

قرآن اور حدیث کی صحیح اتباع کا طریقہ اور نام کیا ہے؟ طریقہ ہے منہج سلف کی اتباع اور نام ہے سلفی۔

29-اس رسالے کی تالیف اور تصنیف کا کیا سبب ہے؟ اس رسالے کی کیوں تصنیف کی گئی ہے کیوں بنایا گیا ہے؟ کیوں اتنی محنت کی ہے کیا بتانے کے لیے؟

منہج سلف کیا ہے، سلفیت کیا ہے اور سلفی کون ہے۔ پورے رسالے کا موضوع یہی چیز ہے۔

30-آخر میں منہج اور عقیدے میں کیا فرق ہے؟

منہج کا لفظ عقیدے سے زیادہ وسیع ہے، منہج کا مطلب ہے کہ دین اسلام کو مکمل طور پر سمجھنے کا راستہ۔ منہج راستے کو کہتے ہیں جس پر چلا جاتا ہے دین اسلام کو سمجھنے کا جو راستہ اختیار کیا گیا ہے اسے منہج کہتے ہیں اور دین کے تین بڑے حصے ہیں، عقیدہ ہے، عبادات ہیں، معاملات ہیں، عقیدے کو کیسے سمجھنا ہے، عبادات کو کیسے سمجھنا ہے، معاملات اور سلوک کو کیسے سمجھنا ہے۔ تو منہج ایک روڈ میپ (Road map) ہے جس پر مسلمان چلتا ہے دین کو سمجھنے کے لیے پورے مکمل دین کو سمجھنے کے لیے۔ عقیدہ دین کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے جو بنیادی حصہ ہے تو یہ فرق ہے دونوں میں۔

اور پھر بعض لوگ یہ کہتے ہیں ''کہ ہم فروع میں حنفی ہیں، اصول میں اُشعری ماتریدی ہیں، طریقتاً صوفی ہیں''۔ ہم کہتے ہیں ''کہ ہم فروع میں سلفی ہیں اصول میں سلفی ہیں اور طریقتاً بھی سلفی ہیں''۔
انصاف کہاں پر ہے پہلے میں یا دوسرے میں؟ اگر پہلے میں انصاف ہے تو پھر آپ یہ ثابت کریں یہی انصاف ہے کہ امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) کے اصول غلط تھے اور اگر ان کے اصول غلط تھے تو پھر وہ امام اعظم کیسے

ٹھہرے؟اور اگران کے اصول صحیح تھے تو آپ لوگوں نے اپنائے کیوں نہیں یہ کیوں نہیں کہا کہ ہم اصول میں بھی حنفی ہیں، فروع میں بھی حنفی ہیں اور طریقتاً بھی حنفی ہیں؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ تینوں میں آپ لوگوں کا شدید اختلاف ہے پھر مختلف نام ہیں آپ لوگوں کے پاس فروع کسی کے ہیں، اصول کسی اور کے ہیں، طریقت کسی اور کا ہے۔

ہمارے نزدیک جیسے کہ اصول ضروری ہیں فروع بھی اتنے ہی ضروری ہیں، طریقہ، سلوک اور اخلاق، اور سیاست اور دین کے جتنے بھی حصے ہیں وہ سارے کے سارے ایک ہی منبع سے ہونے چاہیئں، جہاں سے ہم نے عقیدے کو سیکھا ہے وہیں سے ہم عبادات کو بھی سیکھتے ہیں اور وہیں سے ہم اپنے اخلاق اور معاملات کو بھی سیکھتے ہیں۔

صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم أجمعین) میں اختلاف ہوا فروعی مسائل میں ہوا اور ان کا اختلاف جو ہوا ہے فروعی مسائل میں اس کی وجہ تھی تقویٰ تھا، علم تھا اس بنیاد پر اختلاف ہوا، آج امت میں اختلاف ہے ان مسائل میں:

۱-اختلاف اصول میں پہلے ہے فروع میں بعد میں ہے، صحابہ کرام کے زمانے میں سلف کا اصول میں کوئی اختلاف نہیں تھا، عقیدے کے مسائل میں اختلاف نہیں تھا۔

۲-ان کا جو اختلاف فروعی مسائل میں تھا اس کی وجہ تھی علم تھا اور تقویٰ تھا اور علم اور تقویٰ ان کو اجازت نہیں دیتا تھا کہ کسی مسئلے پر خاموشی اختیار کی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق مخلوق کے حق سے زیادہ ہے اور مقدم ہے۔

وہ یہ نہیں دیکھتے تھے کہ سیدنا ابو بکر صدیق یا سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) ہیں، وہ یہ دیکھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے ثابت ہے جب حج کے مسئلے میں کسی نے سوال کیا کہ حج افراد بہتر ہے یا حج تمتع بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا حج تمتع بہتر

ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سنادی۔ پھر اس سائل نے دوسری مرتبہ کہا، جب تیسری مرتبہ کہا کہ سیدنا ابو بکر و سیدنا عمر (رضی اللہ عنہما) تو یوں فرماتے ہیں پھر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو شدید غصہ آیا اور فرماتے ہیں عنقریب تم ہلاک ہونے والے ہو عنقریب تمہارے اوپر پتھروں کی بارش ہونے والی ہے میں تمہیں کہتا ہوں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تم کہتے ہو قال ابو بکر وعمر!

یہ سلفیت ہے شخصیت پرستی جس میں ہر گز نہیں ہے اور جس نے بھی اس راستے کو اختیار کیا وہی حق پر رہا اور وہی کامیاب ہوا۔

تو عقیدہ منہج کا حصہ ہے جیسا کہ توحید عقیدے کا بنیادی حصہ ہے اسی طریقے سے منہج کے لیے لازمی ہے کہ عقیدہ بھی درست ہو اگر منہج درست ہے تو عقیدہ بھی درست ہے منہج میں خرابی ہے تو عقیدے میں بھی لازماً خرابی آئے گی، سوال ہی نہیں پیدا ہوتا یہ لازم اور ملزوم ہیں۔

جیسا کہ کسی کی توحید میں خرابی ہو عقیدہ ٹھیک ہو سکتا ہے اس کا؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔اور جس کا عقیدہ درست ہے ان شاء اللہ اس کی توحید میں بھی درستگی آئے گی لیکن بعض ایسے لوگ موجود ہیں جن کی توحید درست ہے لیکن عقیدے میں پھر بھی بگاڑ ہے۔ وجہ کیا ہے؟ جیسا کہ خوارج کو دیکھ لیں آپ توحید میں تو ٹھیک ہیں وہ توحید میں غلطی کہاں سے ہوئی؟ جب انہوں نے کہا کہ توحید حاکمیت چوتھی قسم ہے یہاں پر ٹھوکر کھائی۔ کیوں؟ کیونکہ عقیدے میں غلطی ہوئی۔

الغرض، یہ جو چیزیں ہیں ان کو سمجھنا بہت ضروری ہے اور ان شاء اللہ رمضان المبارک کے بعد اس رسالے کا متن سے درس کا آغاز کریں گے اور بھائیوں، بہنوں سے گزارش ہے کہ یہ منہجی باتیں ہیں دین کے اصول کے تعلق سے منہج جو ہے تعلق رکھتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس علم سے محروم ہو جاتے ہیں تو پھر ہر خیر سے محروم ہیں۔ تو اپنے آپ کو اس خیر سے محروم نہ کریں ہمارے پاس تقریباً ڈیڑھ مہینہ ہے یا

شاید اس سے بھی کچھ دن زیادہ ہوں عقیدے کے اصول کا ایک درس ہو چکا ہے تو بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ اس کو ایک مرتبہ revise کر لیں دیکھ لیں اور جتنے بھی اس منہج کے تعلق سے دروس ہوئے ہیں ان کو بھی revise کر لیں۔ میں نے مختصر سا صرف پوائنٹ وائز(Point wise) بتایا ہے تفصیل موجود ہے پہلے پڑھ چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے روزے رکھنے میں صلاۃ القیام میں اور دیگر عبادات میں توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہماری عبادات کو قبول فرمائے (آمین)۔ واللہ أعلم

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (08: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔